پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

فی پرچہ ۲

روزنامہ

المصلح

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر:- عبد القادر بی-اے

جلد ۵ | ۲۴ ہجرت ۱۳۳۲ھش | ۲۴ مئی ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۴۹

سندھ نے اس سال دو لاکھ ٹن فاضل چاول مرکز کے حوالے کیا ہے

صوبائی وزیر اعلےٰ پیرزادہ عبد الستار کی پریس کانفرنس

کراچی ۲۳ مئی۔ سندھ نے اس سال دو لاکھ ٹن فاضل چاول مرکز کے حوالے کر دیا ہے۔ اس امر کا انکشاف صوبائی وزیر اعلےٰ پیرزادہ عبد الستار نے آج اپنی پہلی پریس کانفرنس میں کیا

وزیر اعلےٰ نے بتایا کہ آئندہ فصل خریف میں چاول باجرہ اور دوسری اجناس کی زیادہ سے زیادہ کاشت کی طرف توجہ دی جائے گی۔

زیریں سندھ کا بیراج مکمل کرنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بیراج مکمل ہونے پر مزید ۲۵ لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت کی جا سکے گی۔

آپ نے کہا زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم کے سلسلہ میں آبپاشی کرنے کے لئے نہروں میں زیادہ پانی دیا جائے گا۔ آپ نے صوبے کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ متحد رہیں تاکہ ملک کے بڑے بڑے مسائل حل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ آپ نے کہا کہ گروہ بندی کی وجہ سے ہمارے صوبہ کو بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

وزیر اعلےٰ نے بتایا کہ انتخابی مہم کے دوران میں مسلم لیگ نے اپنے منشور میں جو وعدے کئے تھے انہیں پورا کیا جائے گا۔ آپ نے کہا میں صوبے سے بدعنوانیوں اور رشوت ستانی کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ آپ نے سرکاری ملازمین پر زور دیا کہ وہ سیاسی دھڑے بندیوں سے الگ رہیں اور دیانت داری سے بڑھ کر اپنا کام کرتے رہیں۔ آپ نے کہا عنقریب سندھ کی کابینہ میں ایک مہاجر وزیر کو لیا جائے گا۔

وزیر اعلےٰ نے کہا میری حکومت اردو کو پاکستان کی قومی زبان سمجھتی ہے لیکن وہ سندھی زبان کی نشو ونما کے لئے بھی برابر کوشش کرتی رہے گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آئندہ ماہ کے شروع میں ہر دو ممالک کے وزرائے اعظم لندن میں ابتدائی بات چیت کرینگے

دونوں ملکوں کی وزارتیں غیر فیصلہ شدہ مسائل پر ایک دوسرے کی متعلقہ وزارتوں سے فوراً مذاکرات شروع کر دینگی

کراچی ۲۳ مئی۔ آج کراچی اور نئی دہلی سے بیک وقت یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے وزراء اعظم جون کے شروع میں لندن میں ابتدائی ملاقات کریں گے۔ اور کشمیر، ہر دو ممالک کی اقلیتوں کے متعلق وزرا اعظم کے معاہدہ پر عمل درآمد۔ متروکہ جائداد کے مسئلہ اور ان دیگر مسائل پر ابتدائی گفت و شنید کریں گے۔ جن کا پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات پر اثر پڑتا ہے۔ اپنی دیگر مصروفیتوں کی بناء پر دونوں وزراء اعظم لندن میں ان مسائل پر تفصیل کے ساتھ گفت و شنید نہیں کریں گے۔ یہ تفصیلی گفتگو بعد میں ہر دو وزراء اعظم کے اپنے اپنے ملکوں میں پہنچنے کے بعد ہو گی۔ واپسی پر دونوں وزرا اعظم جلد از جلد ملاقات کریں گے جن میں باہمی تنازعات طے کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس دوران میں ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں اپنی متعلقہ وزارتوں کو یہ ہدایات جاری کریں گی۔ کہ وہ دونوں ملکوں کے درمیان غیر فیصلہ شدہ مسائل پر ایک دوسرے کی متعلقہ وزارتوں سے فوراً مذاکرات شروع کر دیں۔ اور دونوں جانب موجودہ خوشگوار فضا اور دونوں وزرا اعظم نے جس مخلصانہ خواہش کا اظہار کیا ہے اس کی روشنی میں وہ دوستانہ طور پر ان اختلافات کا جلد از جلد اور دائمی حل تلاش کریں۔ تاکہ دونوں ممالک کے باشندے اچھے پڑوسیوں کی حیثیت سے ایک دوسرے کے دوش بدوش زندگی بسر کر سکیں اور باہمی مفاد کے تمام معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کر سکیں۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ ہر دو وزراء اعظم کو ان مذاکرات کی رفتار سے پوری طرح آگاہ رکھنے کی غرض سے ایک رہبر کمیٹی قائم کی جائے۔ جو دونوں ملکوں کے نامزد کردہ ایک ایک افسر پر مشتمل ہو گی۔ اس کمیٹی کو غیر فیصلہ شدہ معاملات کے تصفیہ کی رفتار کے متعلق باقاعدہ رپورٹیں دی جائیں گی ان رپورٹوں پر غور کرنے اور غیر فیصلہ شدہ معاملات کا ایسا فیصلہ کرنے کے لئے جس پر دونوں حکومتیں متفق ہو جائیں۔ یہ کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنے اجلاس منعقد کرے گی۔ رہبر کمیٹی کا پہلا اجلاس وزیر اعظم پاکستان کی دولت مشترکہ کے وزرا اعظم کی کانفرنس سے واپسی کے بعد جلد ہی کراچی میں منعقد ہو گا۔ اس دوران میں دونوں ملکوں کی متعلقہ وزارتیں ایک دوسرے سے رابطہ قائم کریں گی۔ اور خط و کتابت یا ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ جتنے اختلافات ممکن ہوں آپس میں [illegible]

پاکستان کی خارجہ پالیسی قابل ستائش ہے

امریکی اخبار کا تبصرہ

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ امریکہ کے اخبار دی سینٹانی (اوریو) انگوائرر نے اپنے ایک حالیہ شمارے کے اداریہ میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بہت تعریف کی ہے اور کہا ہے گو پاکستان دولت مشترکہ میں شامل ہے لیکن وہ برطانیہ سے ہدایات حاصل نہیں کرتا پاکستان صرف ایشیائی ملک ہی نہیں ہے بلکہ مسلم ممالک میں سب سے نمایاں ملک ہے۔ اور اس بلاک کا قائد ہے۔ اس کا کسی سے الحاق یا باہمی رشتہ نہیں ہے۔ لیکن کئی سالوں سے اس کی پالیسی ہندوستان کی پالیسی کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتماد رہی ہے۔ کیونکہ ہندوستان بعض اوقات روس کے ہاتھوں میں کھیلنے کی حد تک "غیر جانبدار" رہا ہے۔ لیکن پاکستانیوں نے کمیونزم سے اپنی مخالفت کو چھپا کر نہیں رکھا اخبار مزید لکھتا ہے کہ پاکستان کے نئے وزیر اعظم امریکہ کے گہرے دوست ہیں۔ کیونکہ وہ پاکستان کے سفیر کی حیثیت سے واشنگٹن میں دو سال رہ چکے ہیں۔ اس کے باوجود پاکستان نے ٹیونس کے باشندوں کے مطالبات کی اقوام متحدہ میں فرانس اور مغربی جمہوریتوں کے خلاف آواز بلند کی۔ مختصر طور پر پاکستان تقریباً اتنا ہی غیر جانبدار ہے۔ جتنا کوئی بھی ملک آج کی اختلافات اور تنازعات کی دنیا میں ہو سکتا ہے*

مسٹر ڈلس کی پاکستانی زعما سے ملاقات

کراچی ۲۳ مئی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے آج صبح وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے امریکی وزیر خارجہ کو ملکی اور بین الاقوامی مسائل کے متعلق اپنے خیالات سے آگاہ کیا۔ مسٹر ڈلس کے ہمراہ باہمی تحفظ کے ادارے کے ڈائرکٹر مسٹر ہیرلڈ سٹیسن امریکہ کے محکمہ خارجہ کے کونسلر مسٹر ڈگلس میکارتھر دوم۔ اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ برائے مشرق قریب جنوب مشرقی ایشیا اور افریقہ مسٹر ہنری اے بائی روڈ اور افسر تقریبات حکومت پاکستان کرنل حامد نواز خان بھی تھے

بعد ازاں مسٹر ڈلس نے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی تیسرے پہر وزیر خزانہ چوہدری محمد علی مسٹر ڈلس سے ملے۔ اور ان سے اقتصادی مسائل*

فرانس سے ریل کے بارہ ڈبوں کی آمد

کراچی ۲۳ مئی۔ فرانس سے حال ہی میں بڑی لائنوں کے لئے ریل کے ۱۲ ڈبے موصول ہوئے ہیں۔ یہ ۱۲ ڈبے ان ۱۴۳ ڈبوں میں سے جو حکومت پاکستان نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے دو کروڑ ۴۳ لاکھ روپے خرچ کر کے خریدے ہیں۔

* پربات چیت کی مسٹر ڈلس پاکستانی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان سے بھی ملے۔ صبح مسٹر ڈلس اور ان کے ساتھیوں نے قائد اعظم اور مسٹر لیاقت علی خان کے مزاروں پر پھول چڑھائے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۴ مئی ۵۳ء

ایک ایماندار نظم ونسق

کراچی میں کل صبح مسٹر محمد علی وزیراعظم پاکستان نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے تقریباً تمام اہم پبلک امور کے متعلق جو ان کی حکومت زیر نظر رکھنا چاہتی ہے روشنی ڈالی۔ آپ کے تحریری بیان کا متن تقریباً تمام اخبارات میں شائع ہوچکا ہے۔ سب سے پہلے آپ نے بین الاقوامی سیاست کے متعلق فرمایا۔ اور واضح کیا کہ پاکستان دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے امن قائم رکھنے اور جنگ کے خطرات کو ختم کرنے کے کام میں دوسروں سے پورا تعاون کرے گا۔ اس ضمن میں آپ کا یہ کہنا درست ہے۔ کہ ہمیں سب سے پہلے بھارت سے اپنے تمام تنازعات طے کرنے چاہئیں۔ آپ نے مشرق بعید کوریا۔ ہند چینی۔ ملایا۔ برما اور چین میں بھی امن کی خواہش ظاہر کی۔ اور فرمایا کہ پاکستان سوڈان کا مسئلہ حل کرانے میں سرگرم حصہ لے رہا ہے۔ سویز ایرانی تیل اور مراکش کے مسائل کے منصفانہ حل میں پاکستان ہر قسم کی مدد دینے کو تیار ہے۔

آپ نے ملکی مسائل میں سے خوراک کے مسئلہ کی اہمیت پر زور دیا۔ اس ضمن میں آپ نے مختصراً ذکر فرمایا کہ غلہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ آپ نے اپنے بیان میں قیمتوں کے کنٹرول۔ تجارتی اور صنعتی پالیسی۔ مسئلہ مہاجرین۔ تعلیم اور آئین کے متعلق بھی وضاحت فرمائی۔ رشوت ستانی کے انسداد۔ نظم ونسق کے قیام۔ صوبہ پرستی اور آخر میں فرقہ پرستی کی مذمت پر بے حد زور دیا۔ آپ نے نظم ونسق کے متعلق فرمایا کہ

"جمہوری نظام حکومت کی پشت پناہ ایک ایماندار نظم ونسق ہوا کرتا ہے۔ اگر سروسنز رشوت خور۔ بدعنوان اور نافرض شناس ہوں تو جمہوریت زندہ نہیں رہ سکتی"۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک میں خواہ کسی قسم کی حکومت ہو اس کے زندہ رہنے کے لئے نظم ونسق کی عمدگی ریڑھ کی ہڈی سے کم نہیں۔ اگر غور کیا جائے تو حکومت کی وجہ قیام ہی نظم ونسق ہے۔ دنیا کی کوئی سوسائٹی اپنی ذات میں قائم نہیں رہ سکتی۔ جب تک وہ کسی نظم ونسق کی پابند نہ ہو۔ اور حکومت ایکی ہے یہی کہ وہ سوسائٹی میں نظم ونسق قائم رکھے۔ تاکہ سوسائٹی کے افراد اپنے انفرادی اور اجتماعی کام نچنت ہوکر کرسکیں۔ جس سوسائٹی کا نظم ونسق کمزور ہو۔ نہ صرف یہ کہ وہ انفرادی اور اجتماعی ترقی نہیں کرسکتی۔ بلکہ زندہ ہی نہیں رہ سکتی۔ اسی وجہ سے حکومت برپا کی جاتی ہے کہ سوسائٹی کے مختلف عناصر ایک لڑی میں پروئے رہیں۔ اور ایسا توازن قائم رہے کہ کوئی فرد یا جماعت ایک دوسرے کے حقوق پر چھاپہ نہ مار سکے۔

الغرض جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے نظم ونسق حکومت کی اولین وجہ قیام ہے۔ اور اسکے تمام دوسرے فرائض اس کے بعد آتے ہیں۔ اگر کوئی حکومت ملک میں نظم ونسق قائم نہیں رکھ سکتی تو اس کو سرے سے حکومت کا نام دینا ہی غلط ہے۔ حکومت اور لاقانونیت متضاد چیزیں ہیں حکومت ہوگی تو لاقانونیت نہیں ہوگی۔ اور لاقانونیت ہوگی تو حکومت نہیں ہوگی

آجکل حکومت کے ذمہ بہت سے فرائض ہیں۔ جن کا بظاہر نظم ونسق سے کوئی تعلق نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو ان فرائض کی روح رواں دراصل حکومت کا یہی بنیادی عمل ہے جس کو نظم ونسق کہتے ہیں۔ آجکل حکومت تجارت وصنعت۔ رسل ورسائل۔ ہوا۔ اصلاحات کی آسانیاں۔ سڑکیں۔ تعلیم۔ اخلاق وغیرہ وغیرہ سینکڑوں کام ہیں جو سرانجام دیتی ہے۔ بیشک آجکل حکومت کے کام بڑے پیچیدہ ہوگئے ہیں۔ مگر غور کیا جائے تو ان تمام کاموں کی سرانجام دہی میں حکومت کو جو امتیاز حاصل ہے۔ وہ یہی ہے کہ اسکے پاس جمہور کی رضامندی سے ایسی طاقت موجود ہوتی ہے جس کے رعب سے وہ ان تمام کاموں میں توازن اور عدل وانصاف کی روح قائم رکھ سکتی ہے اور برائیوں کا زبردست ہاتھ سے استیصال کرسکتی ہے۔ جو ان کاموں کے راستہ میں حائل ہوسکتی ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ جب تک اپنے اس اولین فرض کی ادائگی میں کوتاہی نہ کرے۔ یعنی ہر لحاظ سے ملکی کاموں میں خواہ براہ راست اس کے اپنے ذمہ ہوں یا ملک کے افراد فرداً یا جماعتی صورت میں سرانجام دے رہے ہیں۔ نظم ونسق قائم رکھے۔ اس وقت تک وہ حکومت کہلا سکتی ہے ورنہ نہیں۔

اسی وجہ سے وزیراعظم پاکستان کا یہ کہنا سو فیصدی درست ہے کہ

"جمہوری نظام حکومت کی پشت وپناہ ایک ایماندار نظم ونسق ہوسکتا ہے"۔

یہ ایک ایسا بنیادی اصول ہے۔ کہ اگر حکومت کے تمام ارکان خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے اپنے کام کی سرانجام دہی میں اسکو پیش نظر رکھیں۔ تو ملک وقوم چند ہی دنوں میں ترقی کی شاہراہ پر کہیں سے کہیں پہونچ سکتی ہے۔

جس ملک کی سروسنز میں رشوت ستانی نہ ہو۔ جو نافرض شناس نہ ہو۔ جس میں اقربا پروری نہ ہو۔ صوبہ پرستی نہ ہو۔ فرقہ پرستی نہ ہو۔ بلکہ صرف دیانت سے ملکی آئین کے مطابق اپنا کام سرانجام دینے کی عادت ہو۔ وہ ملک یقیناً چند ہی دنوں میں بہشت کا نمونہ بن سکتا ہے۔ بیشک حکومت کے کارندے بھی انسان ہوتے ہیں۔ اور انسانی کمزوریوں سے بالکل مبرا نہیں ہوسکتے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ جب تک وہ اپنے ذاتی جذبات پر پورا پورا قابو نہ رکھیں اور پورے عدل وانصاف سے اپنے فرائض ادا نہ کریں۔ اس وقت تک وہ حکومتی مشینری کے صحیح پرزے کہلانے کے مستحق نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں بے جان مشین کے پرزوں کی طرح بالکل بے حس ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ انہیں اپنے جذبات کا صحیح استعمال کرنے کی عادت پیدا کرنا چاہیئے۔ اور ان کو بے لگام نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

مذہبی عقیدہ ہی کو لے لیجئے ہر ایک انسان خواہ وہ حکومت کا کارندہ ہو یا معمولی پیشہ ور یا دوکاندار ہو اپنے مذہبی عقائد کے اختیار کرنے میں آزادی کا سب کے برابر حق رکھتا ہے۔ لیکن ایک حکومت کے کارندے کا فرض ہے کہ حکومت کے فرائض کی ادائیگی میں جو اسکے سپرد ہیں عقائد کے اختلاف کو حائل نہ ہونے دے۔ یہ ایک مثال ہے۔ اسی طرح کسی قسم کا تعصب لالچ یا بلامحرک اس پر اثر انداز نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک بنگالی یا ایک پنجابی یا ایک سندھی اپنی تمام صوبائی خصوصیات کو قائم رکھتے ہوئے بھی صوبائی تعصب سے بالا ہوسکتا ہے۔ اسی طرح مذہبی اختلاف عقائد کے باوجود بھی عدل گستری اور انصاف پروری ہوسکتی ہے۔ اور اسی کا نام انسانی جذبات کا صحیح استعمال ہے۔ یعنی جہاں تک ذاتی عقائد کا تعلق ہے۔ انسان کو اس کا پورا پورا عامل ہونا چاہیئے۔ لیکن جب ملکی نظم ونسق کا سوال ہو۔ تو ذاتی عقائد کو تعصب کی صورت اختیار کرنے سے بچانا ہی دراصل اپنے عقائد کی حفاظت ہے۔ اگر آپ کو بنگال یا پنجاب یا سندھ سے محبت ہے۔ یا اگر آپ کو اسلام سے محبت ہے تو آپ اپنی محبت کا بہترین ثبوت یہ دے سکتے ہیں۔ کہ دوسروں پر یہ اثر ڈالیں کہ ایک بنگالی یا ایک پنجابی یا ایک سندھی یا ایک مسلم صوبائی تعصب سے بالاتر ہوتا ہے۔ انصاف پرور ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کے صوبہ اور مذہب کی تکریم وتعظیم دوسروں کے دلوں پر قائم ہوگی۔ اور یہی آپ کی اپنے صوبہ سے محبت کا بہترین ثبوت ہے ورنہ جو اپنے صوبے کو یا اپنے مذہب کو تعصب سے بدنام کرتا ہے وہ تو دراصل ان کا دشمن ہوتا ہے نہ کہ دوست

الغرض حکومت کے ہر کارندے کو وزیراعظم پاکستان کے اس اصول کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ

"جمہوری نظام حکومت کی پشت وپناہ ایک ایماندار نظم ونسق ہوا کرتا ہے"۔

هفتہ وار جائزہ

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ

- ★ ان کی مجلس کے کتنے اراکین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں؟
- ★ کتنے نماز باجماعت جانتے ہیں؟
- ★ کتنوں کو اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔
- ★ کتنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں؟

رمضان المبارک

اس مہینے سے تعلق رکھنے والی بعض خاص نیکیاں

(۴)

زبان کی ذمہ واری

دراصل چونکہ مخفی اعمال کا انسان براہ راست اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ اور شریعت نے تجسس کی ممانعت کی ہے۔ اس لئے اس بارے میں انسان خود ہی سمجھ سکتا ہے کہ وہ کہاں تک اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہے۔ البتہ زبان ایسا عضو ہے جس کے متعلق بجائے اپنی گواہی کے دوسروں کی گواہی زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہے۔ پس زبان کو اپنے قابو میں رکھنا اور اسے بری باتوں سے بچانا تعلقات بنی نوع انسان کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر صبح تمام اعضا زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ تو ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ کہ ہم تیرے ساتھ چلنے پر مجبور ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی۔ تو ہم بھی سیدھے راستہ سے بھٹک جائیں گے ؛

اس حدیث کی صداقت ہمیں دنیا میں روزانہ دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ ایک شخص کسی کو گالیاں دیتا ہے۔ تو اس کے جسم کا ذرہ ذرہ ارتعاش میں آجاتا ہے۔ اور غیظ وغضب کی لپٹیں ان میں سے نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جب وہ کسی سے پیار کرتا ہے۔ تو اس کے تمام اعضا میں عجیب قسم کی نرمی اور ملاطفت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنی زبان سے جو بھی اظہار محبت کے بعض کلمات نکالتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ بھی پیار کرنے کے لئے آگے بڑھنے لگتے ہیں۔ اور اس کی آنکھوں میں بھی خاص قسم کی چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ زبان جسم انسانی کا ایک ایسا ممتاز عضو ہے۔ کہ اس کی خرابی اور اعضا کو بھی خراب کر دیتی ہے اور اس کی درستی باقی اعضا پر بھی خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔

شیطانی مائدہ کا کوئی ریزہ اندر نہ جائے

رمضان المبارک کے ایام چونکہ مجاہدہ کے ایام ہوتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں ضروری ہوتا ہے۔ کہ جس طرح انسان اپنے اندر کھانے کا ایک لقمہ اور پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں جانے دیتا۔ اسی طرح وہ شیطانی مائدہ کا کوئی ریزہ اپنے روحانی حلق سے نیچے نہ اتارے شیطانی ریزے کیا ہیں۔ وہ جھوٹ فریب دغا۔ منافقت استہزا۔ بے حیائی اور اسی طرح کے دیگر ناروا افعال ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ تقوےٰ وطہارت کی احتیاط کے ساتھ پابندی کی جائے۔ اور شیطان کو اپنی روحانیت کے باغ میں قدم رکھنے کی ایک لمحہ کے لئے بھی اجازت نہ دی جائے۔

زبان کے عیوب اگرچہ بہت سے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کا مجملاً گزشتہ پرچہ میں ذکر بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن ایک بہت بڑا عیب غیبت ہے۔ جس کی طرف سے بالعموم لوگ غافل رہتے ہیں۔ اور اسی غفلت کی حالت میں روحانی لحاظ سے وہ بہت بڑا نقصان اٹھا لیتے ہیں۔ وہ جب غیبت کر رہے ہوں۔ اور کہا جائے کہ دیکھو بھئی غیبت نہ کرو۔ تو کہہ دیں گے ہم کوئی جھوٹ تھوڑا بول رہے ہیں۔ حالانکہ غیبت کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ کسی کے واقعی عیب کا اس کی عدم موجودگی میں کسی دوسرے سے ذکر کیا جائے۔ اور اگر وہ عیب اس میں موجود نہ ہو۔ تو پھر یہ غیبت نہیں بہتان بن جائے گا۔ اس موقعہ پر پھر بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا کیا ہے ہم پیٹھ پیچھے ہی نہیں فلاں شخص کے منہ پر بھی اس کا یہ عیب بیان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر اس طرح بھی انکا جرم کم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ زیادہ مجرم بنتے ہیں۔ کیونکہ پہلے تو وہ صرف غیبت کے مرتکب ہوں گے۔ لیکن اگر کسی کے منہ پر اس کا عیب بیان کر دیں گے۔ تو دل آزاری کے مرتکب بھی ہو جائیں گے۔

غیبت کیوں کی جاتی ہے

اصل بات یہ ہے کہ غیبت کا ارتکاب بہت سے وجوہ کی بناء پر ہوتا ہے کبھی کسی سے انتقام لینے کے لئے غصہ میں اس کی غیبت کی جاتی ہے۔ . . . . . .

کرنے کے لئے دوسروں کے عیب بیان کئے جاتے ہیں . . . . کبھی دوسروں کی تحقیر کے طور پر کبھی یونہی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے انسان دوسرے کی غیبت کی تائید کر دیتا ہے کبھی فخر اور تکبر کے طور پر اور اپنے آپ کو افضل جتانے کے لئے غیبت کی جاتی ہے۔ کبھی اس کا موجب حسد ہوتا ہے۔ تا دوسرے کے وقار اور شہرت کو صدمہ پہنچے اور کبھی دل لگی کے طور پر بھی انسان غیبت کرتا ہے۔ اور اسی طرح بغض اور عجیب بھی بعض دفعہ غیبت کا محرک ہو جاتا ہے۔ مگر بہر حال کوئی وجہ ہو۔ ہر صورت میں غیبت اسلامی تعلیم کے رو سے ناجائز ہے۔ اسی طرح غیبت کے طریق بھی مختلف ہیں۔ کبھی بدنی عیوب کے اظہار کا نام غیبت ہوتا ہے۔ جیسے طنزاً کہا جائے کہ فلاں بہت فربہ ہے۔ یا ٹھنگنا ہے۔ یا فلاں کی ناک لمبی ہے یا آنکھ چھوٹی ہے۔ یا بھدا ہے یا کالا ہے یا کانا ہے یا اندھا ہے . . . . . . اسی طرح کبھی لباس کی وجہ سے غیبت ہوتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں امیر ہو کر غریبوں کی سا لباس پہنتا ہے۔ بڑا کنجوس ہے۔ کبھی نسبتی لحاظ سے غیبت کا ارتکاب ہوتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ فلاں جولاہا ہے یا میراثی ہے یا موچی ہے یا بڑھئی ہے۔ اسی طرح عادات کے لحاظ سے عیب چینی کی جاتی ہے کہ فلاں کمزور ہے فلاں پیٹو ہے فلاں بے وقوف ہے۔ کبھی عبادات کی کمی کے ذکر میں غیبت کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں نماز نہیں پڑھتا۔ حالانکہ اگر کسی شخص کے دل میں درد ہو۔ اور وہ دوسرے کو نماز کی تحریک کرنا چاہے تو اس کا یہ طریق نہیں ہوتا کہ اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خرابی بیان کرتا پھرے۔ بلکہ یہ طریق ہے کہ اسے علیحدگی میں سمجھائے اور نصیحت کرے۔ لیکن علیحدگی میں تو نہ سمجھانا اور اور دوسروں کے پاس کہتے پھرنا کہ فلاں ایسا ہے۔ اور فلاں ویسا ہے۔ یہ غیبت ہے۔ اسی طرح غیبت کبھی زبان سے ہوتی ہے کبھی کان سے۔ یعنی دوسرا غیبت کر رہا ہو۔ اور انسان اس کی گفتگو کو مزے لے کر سن رہا ہو۔ تو یہ بھی غیبت ہے کبھی زبان سے نہیں لیکن اعضاء سے غیبت ہو جاتی ہے۔ یعنی کسی کا عیب ہاتھ یا اشارے سے بتا دینا۔ کبھی بطور کنایت بھی غیبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس صورت میں جب کسی کے عیوب کسی کے پاس خط میں لکھ کر بھجوا دیئے جائیں

غیبت کرنے والوں کی دعا قبول نہیں ہوتی

لیکن خواہ کوئی بھی صورت ہو غیبت بہرحال غیبت ہے۔ اور قرآن کریم کے رو سے ایک ناجائز فعل کا ارتکاب۔ چونکہ آجکل رمضان ہے۔ اور ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں بارگاہ ایزدی میں زیادہ قبول ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص غیبت سے اپنی زبان کو بچائے۔ کیونکہ احادیث میں آتا ہے۔ تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ جو غیبت کرتا ہو۔ دوسرے وہ جو مال حرام کھاتا ہو۔ اور تیسرے وہ جو مسلمانوں سے حسد رکھتا ہو۔ علاوہ ازیں بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص غیبت کرتا ہے۔ اس کے نامہ اعمال سے بعض نیکیاں کاٹ کر اللہ تعالیٰ اس شخص کے نامہ اعمال میں درج کر دیتا ہے۔ جس کی غیبت کی گئی ہو۔ اور یہ روحانی لحاظ سے بہت بڑا خسارہ ہے۔ پس ہر شخص کو غیبت سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص غلطی سے اس کا ارتکاب کر چکا ہو۔ تو بطور کفارہ وہ (۱) استغفار کرے (۲) اگر دوسرے کو علم ہو چکا ہو تو اس سے معافی طلب کرے۔ (۳) اگر اسے معلوم نہ ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ آئندہ کے لئے باز رہنے کا پختہ عہد کرے (۵) اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہے۔ کہ وہ اس کے گناہ کو بخش دے

درخواست دعا

مکرم چوہدری فیض عالم خان صاحب چنگوی تحریر فرماتے ہیں۔

میرے والد بزرگوار چوہدری فضل احمد خان صاحب آف چنگا بنگیال کے متعلق بذریعہ تار معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بہت سخت بیمار ہیں۔ اور ان کی حالت بہت نازک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

علی محمد صاحب کوثر ولد اللہ جوایا خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ ۸ رمئی بروز جمعہ کوئٹہ میل کے نیچے آکر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور والدین کو صبر جمیل دے

عبداللطیف منیجر [illegible]

نماز کے ظاہری اور باطنی آداب

(از مکرم محمد اشرف صاحب ناصر گجراتی ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان پر مختلف قسم کی عبادتیں فرض کی ہیں۔ جن میں سے ایک نماز بھی ہے۔ قرآن مجید میں بیسیوں جگہ نماز کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بنی الاسلام علیٰ خمس (۱) شھادۃ ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ (۲) واقامۃ الصلوٰۃ و (۳) ایتاء الزکوٰۃ۔ (۴) وصوم رمضان و (۵) حج البیت۔ (بخاری) کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی گواہی دینا کہ خدا ایک ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

نماز کی تعریف

نماز ترجمہ ہے عربی لفظ الصلوٰۃ کا جو عربی مادہ صلّی سے بنا ہے جس کے معنے دعا کرنے کے ہیں۔ الصلوٰۃ کے اصطلاحی معنی ہیں عبادۃ فیھا رکوع وسجود (اقرب الموارد) ایسی عبادت جس میں رکوع وسجود ہوں۔ اس کے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے معنی ہیں۔ جن کا اصل مفہوم اصطلاحی کے ساتھ کسی نہ کسی صورت میں تعلق ضرور ہے۔ مثلاً اس کے معنی الرحمۃ رحمت۔ الدین۔ دین۔ الاستغفار بخشش مانگنا۔ الدعا۔ دعا (اقرب الموارد) التعظیم۔ بڑائی کا اظہار۔ البرکۃ۔ برکت (تاج العروس)، حرک الصلوین۔ سرینوں کو حرکت دینا (کیونکہ نماز میں سرینوں کو بھی حرکت دی جاتی ہے) گویا نماز اس اسلامی عبادت کا نام ہے۔ جس میں رکوع وسجود ہوں۔ اور جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی (تسبیح) اسکی تعریف (تحمید) اس کی بڑائی (تعظیم) اور اس کی تقدیس بیان کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اسکی آل اطہر پر درود بھیجا جائے۔ اور جس میں عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔

سادہ الفاظ میں نماز کا مفہوم بارگاہِ عزوجل میں عبد کی حاضری ہے۔ بندے کا اپنے خالق ومالک کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور اس سے راز ونیاز کی باتیں کرنا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ الصلوٰۃ معراج المومن۔ کہ نماز مومن کا معراج ہے جس میں وہ اپنے رب سے باتیں کرتا ہے۔ پس انسان دیکھے۔ وہ کس عظیم الشان اور پرشکوہ ذات سے باتیں کرنے لگا ہے۔ اس لئے اس کے مطابق آداب اختیار کرے۔ حدیث میں آتا ہے ان تعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک کہ عبادت اس طور پر کرے۔ گویا اپنے رب کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ مقام حاصل نہ ہو۔ تو کم از کم یہ خیال رہے۔ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ لہٰذا عابد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ معبود کی بارگاہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ حاضر ہو۔ اس کا دھیان نماز کے علاوہ اور کسی چیز کی طرف نہ جائے۔

آداب ظاہری

مسلمانوں کے لئے نماز کی ادائیگی کے لئے ان ظاہری آداب کا بجا لانا ضروری ہے۔ (۱) نماز کی ادائیگی میں مداومت کی جائے۔ کوئی نماز چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ نہ ہی ناغہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین علیٰ صلوٰتہم دائمون۔ (معارج) مومن وہ ہیں۔ جو علی الدوام اپنی نماز ادا کرتے ہیں اور ناغہ نہیں ہونے دیتے۔ (۲) نماز کو ظاہر و باطنی تمام اقسام کے لحاظ سے اعتدال اور درستی سے ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الذین ھم فی صلوٰتہم خاشعون (مومنون) مومن وہ ہیں۔ جو اپنی نماز میں خشوع اور فرمانبرداری کو مدنظر رکھتے ہیں۔ یعنی ظاہری وباطنی احکام جو نماز کے بارہ میں دیئے گئے ہیں۔ ان کو پورا کرتے ہیں۔

(۳) نماز کی لوگوں کو ترغیب دلائی جائے۔ وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا (طٰہٰ ع ۸) اے مخاطب اپنے اہل کو نماز کی نصیحت کرتے رہا کرو۔ (۴) نماز ہوشیاری اور چستی سے ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتا ہے۔ جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتہم ساھون (ماعون) خدا کا عذاب ہو ان نمازیوں پر جو اپنی نمازوں میں غفلت برتتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ (توبہ ع ۷) وہ جب بھی نماز پڑھتے ہیں۔ ان پر سستی غالب ہوتی ہے۔

(۵) پاکیزگی صفائی اور ظاہری زینت اختیار کی جائے۔ فرمایا یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد (الاعراف ع ۳) کہ اے بنی آدم مسجد میں جاتے ہوئے اپنی زینت کے سامان مکمل کر لیا کرو۔ یعنی ہر قسم کے گند کو دور کر لیا کرو۔ اگر غسل کی ضرورت ہو۔ تو غسل کرو۔ وضو کرو۔ جسم کی اور تمام اعضاء کی عمدگی سے صفائی کرو۔ اسی طرح پیاز لہسن وغیرہ اشیاء جن کے کھانے سے منہ سے بدبو آئے۔ نہیں کھانی چاہیئے۔ کیونکہ نبی کریمؐ فرماتے ہیں۔ ایسی مسجد میں فرشتے نہیں آتے جس میں نمازیوں کے منہ سے بدبو آتی ہو۔

(۶) نماز باجماعت ہی ادا کی جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہاں اقامت کا لفظ فرمایا ہے۔ کسی جگہ بھی از قسم یصلون الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے۔ اس سے صاف طور پر نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے۔ کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ کوئی ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے۔ خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے۔ تو اسکی نماز نہ ہوگی۔ اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائیگا۔ حدیث میں آتا ہے۔ صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ (متفق علیہ) کہ نماز باجماعت اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ کی شفقت اور رحمت بے پناہ تھی۔ لیکن نماز باجماعت میں کوتاہی کرنے والوں کے متعلق حضورؐ نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس سے نماز باجماعت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لقد ھممت ان امر بحطب فیحطب ثم امر بالصلوٰۃ فیوذن بھا ثم اٰمر رجلاً فیوم الناس ثم اخالف رجالاً لا یشھدون الصلوٰۃ فاحرق علیھم بیوتھم والذی نفسی بیدہٖ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقاً سمیناً او مرماتین حسنتین لشھد العشاء (متفق علیہ) کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یعنی بعض دفعہ میرا جی یہ چاہتا ہے۔ کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر مؤذن کو کہوں کہ اذان کہے۔ پھر ایک شخص کو اپنی جگہ امام بنا دوں۔ پھر خود ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں۔ جو نماز کے لئے نہیں آتے اور ان کے گھر ان سمیت جلا دوں۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی۔ کہ یہ لوگ جو نمازوں میں عبادت الٰہی کے لئے نہیں آتے۔ اگر انہیں معلوم ہو۔ کہ مسجد میں کوئی اچھی چیز کھانے کے لئے ملے گی۔ تو ضرور عشاء کی نماز کے لئے آجائیں۔ حضورؐ کے اس ارشاد سے واضح ہو گیا۔ کہ نماز باجماعت ادا نہ کرنے پر کیا تہدید ہے۔ نماز باجماعت امت کی ایک شیرازہ بندی ہے۔ تمام امت کا اتحاد واتفاق اس سے قائم ہے۔ اس کو ضائع کرنا امت کے اتحاد کو ضائع کرنا ہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عن ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من ثلثۃ فی قریۃ ولا تقام فیھم الصلوٰۃ الا قد استحوذ علیھم الشیطان۔ فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ (مسند احمد بن حنبل) حضرت ابو درداءؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ اگر تین بستیاں ایسی ہو جائیں۔ جن میں نماز باجماعت ادا نہیں کی جاتی۔ تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ پس اے مسلمان جماعت کو لازم پکڑ کیونکہ بھیڑیا ہمیشہ گلہ سے بچھڑی ہوئی بھیڑ کو کھا لیتا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں نماز باجماعت کی پوری حقیقت بتا دی ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ نماز باجماعت کے ذریعہ اسلام نے مسلمانوں کو اجتماعی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی ہے جس میں باہمی تعاون سے انسان بہت سی آفات سے محفوظ رہتا ہے لیکن جب مسلمانوں نے اس ہیئت اجتماعی کی پرواہ نہ کی۔ تو قدرت کی اس سزا سے کبھی نہ بچ سکے۔ جو گلہ سے بچھڑی ہوئی بھیڑ کو پیش آسکتی ہے۔

آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز باجماعت کی ادائیگی میں اتنی سختی فرمائی ہے۔ کہ اس سے سوائے شدید معذوری کے اور کسی کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ ایک دفعہ ایک نابینا شخص حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں آنکھوں سے معذور ہوں۔ میرے پاس کوئی رہبر نہیں ہے۔ آپ مجھے گھر نماز پڑھنے کی اجازت فرما دیں حضورؐ نے پہلے تو اسے اجازت دے دی۔ لیکن پھر فرمایا۔ کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ حضورؐ نے فرمایا پھر تو تمہیں مسجد میں ہی نماز ادا کرنی پڑیگی (مسلم) ظاہر ہے کہ جب حضورؐ نے ایک نابینا کو بھی

گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ تو ان لوگوں کو جو اس نعمتِ عظمیٰ سے مالا مال ہیں۔ کیونکر اجازت ہو سکتی ہے۔ بلکہ حضور بعض دفعہ بعض احباب کا نام لے کر مسجد میں دریافت فرمایا کرتے کہ کیا وہ حاضر ہوا ہے۔ عن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللّٰہ یوماً الصبح فلما سلم قال اشاھد فلان قالوا لا قال اشاھد فلان قالوا لا قال ان ھاتین الصلوٰتین اثقل الصلوٰت علی المنافقین ولو تعلمون ما فیھما لا تیتموھا ولو حبواً (ابوداؤد۔ نسائی)

کہ حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے۔ کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھانے کے بعد دریافت فرمانے لگے۔ کیا فلاں شخص نماز میں آیا ہے۔ صحابہ نے عرض کی نہیں۔ یا رسول اللہ پھر فرمایا فلاں آیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ دو نوں تمام نمازوں کی نسبت منافقوں پر زیادہ گراں ہوتی ہیں۔ یہ ہے وہ تعاہد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کے متعلق اختیار فرماتے جو لوگ سست ہوتے ان کے متعلق مسجد میں ہی دریافت فرماتے۔ تاکہ آئندہ وہ مسجد سے غیر حاضر نہ ہوں۔ اور تا موجود لوگ بھی سمجھ لیں۔ کہ اگر وہ بھی مسجد سے غیر حاضر رہے۔ تو منافقوں کی صف میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم کہ اگر تم ان پیچھے رہنے والوں کی طرح گھر میں نماز پڑھو گے سو تم رسول اللہ صلعم کی سنت کے تارک ہو گے۔ اور اگر تم سنت کے تارک ہوئے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

ان تاکیدی ارشادات کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھی نماز باجماعت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ حضور مرض الموت میں بھی جب تک کہ طاقت نے بالکل جواب نہیں دیا۔ مسجد میں تشریف لا کر نماز پڑھاتے رہے۔ ایک دفعہ بخار شدید تھا غشی کی سی کیفیت طاری تھی۔ صحابہ جسدِ مبارک پر علاج ٹھنڈے پانی کے مشکیزے بہا رہے تھے تھوڑا سا ہوش آتا پھر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔ جب کچھ افاقہ ہوا۔ تو حضور دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد میں نماز کے لئے تشریف لائے حضور کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے۔ کمزوری اور سخت ضعف کی وجہ سے جسم کا بوجھ تک برداشت نہ کر سکتے تھے۔ جب ہمارے آقا سرور دو جہاں مقبولِ خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت تھی۔ ہم کون ہیں جو اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود اس میں سستی اور غفلت برتیں۔

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

ترسیلِ رقوم کے متعلق نہائت ضروری اعلان

جملہ احباب و سیکرٹریان مال انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں تاکیدی گذارش ہے۔ کہ مرکز میں چندہ وغیرہ ہر قسم کی رقوم ارسال کرتے ہوئے ان کی پوری تفصیل بھی ساتھ ہی تحریر فرما دیا کریں۔ کہ یہ رقم کس کس صاحب کی طرف سے اور کون کون سے چندہ کی ہے۔ یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ تاکہ اس کے مطابق ہو کر داخل خزانہ ہو کر صحیح حساب میں درج ہو سکے

(ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دلوں میں یہ عزم اور ارادہ لے کر کھڑے ہوں۔ کہ ہم نے خدا تعالےٰ کو حاصل کرنا ہے۔"

۲۹ رمضان المبارک

رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ جماعت کے دوست اس کی برکات اور فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش میں ہونگے۔ ماہ رمضان کے آخر میں دوستوں کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاء خاص کے حصول کا موقعہ ہر سال وکالتِ مال کی طرف سے اس رنگ میں پیدا کیا جاتا ہے کہ دفتر وکالت مال ۲۹ رمضان المبارک کو ان مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جو اس تاریخ تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہ فہرست ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعا خاص کیلئے پیش ہو گی اُمید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی پوری کوشش فرمائیں گے وعدہ کی جلد ادائیگی اور بالخصوص اس موقعہ پر ادائیگی جہاں دوستوں کے لئے خاص ثواب کا موجب ہو گی۔ وہاں دوست حضرت اقدس کے اس ارشاد کی بھی تعمیل کرنے والے ہوں گے۔ کہ

"قربانی کا وقت جنوری سے لے کر جون۔ جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے۔ اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شمولیت کیلئے ضروری ہے کہ تمام رقوم تاریخ مذکورہ تک مرکزی خزانے میں داخل ہو جائیں

(خاکسار وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ دار الہجرت)

اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ

یکم مئی ۱۹۵۳ء سے انسپکٹران بیت المال کے مندرجہ ذیل حلقہ جات مقرر کر کے انہیں ان حلقہ جات میں بھجوا دیا گیا ہے۔ انسپکٹران کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ان دنوں خصوصیت سے وصولی کی طرف خاص توجہ دیں۔ احباب جماعت سے عموماً اور عہدیداران سے خصوصاً توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے انسپکٹر سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

نمبر شمار	نام انسپکٹر	حلقہ
۱	چوہدری فیض احمد صاحب	تحصیل سمندری تحصیل لائل پور
۲	سید محمد لطیف صاحب	لاہور۔ کراچی۔ کوئٹہ
۳	مولوی ظفر اسلام صاحب	ضلع منٹگمری و مضافات لاہور
۴	چوہدری محمد شجاعت علی صاحب	ضلع جھنگ و ضلع سرگودھا
۵	سید اعجاز احمد صاحب	صوبہ سرحد۔ ضلع راولپنڈی۔ جہلم۔ میانوالی۔ اٹک۔
۶	سید اصغر حسین صاحب۔	تحصیل لیہ۔ تحصیل فکر گڑھ۔ تحصیل نارووال۔
۷	مولوی محمد سعید صاحب	صوبہ سندھ
۸	سید سعید احمد صاحب بنگالی	مشرقی پاکستان
۹	قاضی خورشید الرب صاحب	ضلع گجرات
۱۰	سید نذیر احمد صاحب	ضلع ملتان و ڈیرہ غازیخان
۱۱	چوہدری عبد الرب صاحب غیرت	ضلع گوجرانوالہ
۱۲	شیخ فیض الرحمٰن صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۳	چوہدری سلطان احمد صاحب	تحصیل چونیاں۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ
۱۴	چوہدری غلام احمد خان صاحب ظہور	تحصیل سیالکوٹ و تحصیل ڈسکہ
۱۵	حکیم بشیر احمد صاحب	ریاست بہاولپور۔ ضلع مظفر گڑھ۔

(نظارت بیت المال)

متنازعہ فیہ مسائل کو چھوڑ کر پاکستان کے لئے عارضی آئین بنا دیا جائیگا

حکومت فرقہ پرستی کو ہرگز برداشت نہیں کریگی۔ وزیراعظم کی پریس کانفرنس کے اہم اعلانات

کراچی ۲۲ مئی۔ کل کے شمارہ میں وزیراعظم مسٹر محمد علی کی پریس کانفرنس کا بیان مختصر طور پر دیا جا چکا ہے۔ آج اس بیان کا تفصیلی ترجمہ دیا جاتا ہے۔

میں آج قومی اور بین الاقوامی اہمیت کے ان معاملات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن پر میں نے اور میری کابینہ نے خاص طور پر غور کر کے ایک واضح پالیسی طے کی ہے۔ اس پالیسی کا مقصد پاکستان کے علاقائی استحکام اور قومی آزادی کو برقرار رکھنا اور لوگوں کا معیار زندگی بلند رکھنے کے لیے قومی وسائل کو ترقی دینا ہے۔ ہر شہری سے انصاف ہوگا۔ اور اسے ترقی کے میدان میں برابر کے مواقع حاصل ہوں گے۔ ہم ایسا معاشرہ بنانا چاہتے ہیں۔ جس میں اسلامی جمہوریت اور برادری کی اقدار کا بول بالا ہو۔ یہ کام ملک میں اور ملک کے باہر امن اور تعاون سے ہی ممکن ہے۔ اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے ایک مضبوط اور ایماندار حکومت اور نظم و نسق کی ضرورت ہے۔

بین الاقوامی امور

دو بڑی طاقتوں کے بلاکوں کے درمیان تصادم کے خطرات کم ہو گئے ہیں۔ اگر جنگ ہوئی۔ تو انسانیت تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ ہم دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے امن قائم رکھنے اور جنگ کے خطرات کو ختم کرنے کے کام میں دوسروں سے پورا تعاون کریں گے۔ پاکستان نازک حالات سے گزر رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں سب سے پہلے بھارت سے اپنے تمام تنازعات طے کرنے ہوں گے۔ ان تنازعات میں جنگ کے جراثیم باہمی نفرت اور بے اعتباری موجود ہے۔ پاکستان اور بھارت کے لاکھوں انسانوں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے ہمیں تمام تنازعات کو ختم کر دینا چاہیئے۔ یہ تنازعات ختم ہوتے ہی دونوں ملکوں میں دوستی اور تعاون کا نیا دور شروع ہوگا۔ اور اس وقت جو کروڑوں روپیہ فوجی تیاریوں پر خرچ ہو رہا ہے۔ وہ ملکی ترقی کے کاموں پر خرچ کیا جائیگا۔ اور لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے کام میں مدد ملے گی۔ ہم مشرق بعید۔ کوریا۔ ہند چینی ملایا۔ برما اور چین میں بھی امن چاہتے ہیں۔ برما مشرقی پاکستان کا ہمسایہ ہے۔ چونکہ پاکستان کا تعلق جنوب مشرقی ایشیا سے بھی ہے۔ اس لیے اسے اس علاقہ سے دلچسپی ہے۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ سے بھی ہماری دلچسپی گہری ہے۔ کیونکہ پاکستان کا تعلق مشرق وسطیٰ سے بھی ہے۔ پاکستان سوڈان کا مسئلہ حل کرانے میں سرگرم حصہ لے رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ سویز ایرانی تیل اور مراکش کے مسائل بھی منصفانہ طور پر طے ہو جائیں گے۔ ہم ان کاموں میں ہر قسم کی امداد دینے کو تیار ہیں۔ اقوام متحدہ کے تحت اجتماعی تحفظ کے علاقائی اداروں سے قائم ہو سکتے ہیں۔

ملکی مسائل

ملکی مسائل میں سب سے اہم مسئلہ خوراک کا ہے۔ میرے پیش رو (خواجہ ناظم الدین) بھی ایک پریس کانفرنس میں اس کا مفصل ذکر کر چکے ہیں۔ اناج کی کمی کی وجہ دراصل یہ ہے۔ کہ دو سال سے پانی کی شدید کمی ہے۔ لہٰذا ۹½ لاکھ ٹن گیہوں کی کمی ہو گئی۔ اور آئندہ سال یہ کمی ساڑھے بارہ لاکھ ٹن کی ہوگی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اپریل ۱۹۵۴ء تک سمندر پار سے ۸ لاکھ ٹن گیہوں درآمد کرنا پڑیگا۔ ورنہ قحط شدید صورت اختیار کرے گا۔ پہلے ہی بعض علاقوں میں اناج کی قیمتیں تگنی تک ہو چکی ہیں۔ ہمارے پاس چونکہ اس مقصد کے لیے کافی غیر ملکی زر مبادلہ نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے دوست ملک امریکہ سے مدد کی درخواست کرنی پڑی۔ اور امریکہ کا جواب بہت حوصلہ افزا رہا ہے۔ کناڈا اور آسٹریلیا بھی کولمبو پلان کے تحت علی الترتیب ایک لاکھ اور ۵۴ ہزار ٹن گیہوں ہمیں دے رہے ہیں۔ امریکہ سے دس لاکھ ٹن گیہوں کے لیے کہا گیا ہے۔ ان کا تحقیقاتی مشن صورت حال کا جائزہ لے کر واپس جا چکا ہے۔ اور امید ہے حکومت امریکہ جلد آخری فیصلہ کا اعلان کر دیگی۔ اس کے علاوہ حکومت ملک میں زیادہ اناج لگانے کے لیے ہر ممکن تدابیر اختیار کر چکی ہے۔ اور ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ہم جلد از جلد اناج کی قلت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں گے۔

قیمتوں کا کنٹرول

ہم گیہوں اور چاول کی قیمتیں اس حد تک ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خریدار اور کاشتکار دونوں کو نقصان نہ ہو۔ صوبوں کو جو درآمد شدہ گیہوں سپلائی ہو رہا ہے۔ اس کی قیمت میں فوری طور پر سوا روپیہ من کی کمی کی جا رہی ہے۔ اس پر یکم جون ۱۹۵۳ء سے عمل ہوگا۔ اسی تاریخ سے کراچی میں آٹا کا بھاؤ موجودہ چھ آنے سیر سے گھٹا کر سوا پانچ آنے۔ اور میدہ کا بھاؤ پونے گیارہ آنے سے گھٹا کر ساڑھے دس آنے کر دیا جائیگا۔ مغربی پاکستان کی صوبائی حکومتیں بھی اسی تناسب سے چاول گیہوں اور آٹا کی قیمتوں میں کمی کریں گی۔ امید ہے۔ اس کے ساتھ ہی سبزی اور دوسری اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں بھی کم ہو جائیں گی۔ درآمد پر پابندی کی وجہ سے متعلقہ اشیاء کے علاوہ ادویات وغیرہ بھی گراں ہو گئی ہیں۔ جن پر ان پابندیوں کا اثر نہیں پڑتا۔ بعض تاجر عوام کا خون چوسنے لگے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت ان میں سے بیشتر اشیاء زیادہ سے زیادہ مقدار میں پاکستان کے اندر تیار کرنے کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ اور بعض لازمی اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کرے گی اور زائد نفع خوری کرنے والے تاجروں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔ اگر کسی ضروری چیز کی ملک میں کمی محسوس کی جائے گی تو اس کی درآمد کا معقول انتظام کیا جائے گا۔

تجارتی و صنعتی پالیسی

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ زور ملکی پیداوار کو بڑھانے پر دیا جائے گا۔ اسی طرح ہم لوگوں کی آمدنی بڑھا سکتے ہیں۔ مالی مجبوریوں کے باوجود حکومت نے اس مقصد کے لیے بہت بڑی رقمیں مخصوص کی ہیں۔ گو غیر ملکی زر مبادلہ ۲۸۰ کروڑ سے گھٹ کر صرف ۹۹ کروڑ رہ گیا ہے پھر بھی اس سال ہم ترقی کی سکیموں پر ۶۷ کروڑ روپیہ خرچ کریں گے۔ حکومت اس سلسلہ میں عنقریب نئے قرضے جاری کریگی۔ ہمیں امید ہے کہ لوگ جی کھول کر روپیہ لگائیں گے۔

مسئلہ مہاجرین

پاکستان میں اب تک بھارت سے ۸۰ لاکھ مہاجر آ چکے ہیں۔ اب بھی تھوڑے بہت مہاجرین چلے آ رہے ہیں۔ بھاری اکثریت کو آباد کر دیا گیا ہے مگر پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جنہیں آباد نہیں کیا جا سکا۔ لوئر سندھ بیراج تھل پراجیکٹ پنجاب اور سنگھار سندھ کی سکیم مکمل ہونے پر ہم مزید مہاجرین کو قابل کاشت اراضی پر آباد کر سکیں گے۔ سب سے بڑی مشکل شہری مہاجرین کو آباد کرنے کے کام میں پیش آ رہی ہے۔ پاکستان کے شہروں میں پہلے ہی گنجائش سے زیادہ لوگ آباد ہیں۔ شہروں کی توسیع کی سکیموں کیلئے مرکزی حکومت اب تک صوبوں کو پندرہ کروڑ روپے کی امداد دے چکی ہے۔ دو کروڑ کے صرفہ سے مالی کارپوریشن ایک لاکھ مہاجروں کو کام پر لگا چکی ہے لیکن پھر بھی بہت کام باقی ہے۔ کراچی کا مسئلہ اس سلسلے میں سب سے نازک ہے۔ جو شہر پانچ لاکھ کی آبادی کیلئے بنا تھا۔ آج وہاں تیرہ لاکھ انسان آباد ہیں۔ لالو کھیت اور ناظم آباد میں ۱۸ ہزار مہاجر خاندانوں کو آباد کیا جا چکا ہے چالیس ہزار مزید خاندانوں کے لیے رہائشی جگہ کا انتظام کرنے کی ایک اور سکیم تیار ہوئی ہے اور چیف کمشنر کراچی سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اسے بلا تاخیر مکمل کریں آباد کاری کے کام میں تعمیری سامان اور مناسب عملہ کی قلت کے علاوہ دفتری تاخیر سے بھی کافی رکاوٹ پڑی ہے لیکن میری حکومت آبادکاری کی اسکیموں کو مکمل کرنے کے کام میں کسی قسم کی تاخیر کو برداشت نہیں کرے گی لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے کہ کوئی بھی حکومت مہاجرین کو سب کچھ بطور تحفہ کے پیش نہیں کر سکتی۔ حکومت صرف ان کی اس حد تک مدد کر سکتی ہے کہ وہ خود آپ اپنی مدد کرنے کے قابل ہو سکیں مہاجرین کو یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ اگر وہ خود کو دوسروں سے الگ ایک خاص "طبقہ" سمجھنے لگے اور اپنے لیے اس بنا پر مراعات چاہتے رہے۔ تو یہ خود ان کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ انہیں چاہیئے کہ ان کی آبادکاری کے لیے حکومت جو کام کر رہی ہے۔ اس میں وہ حکومت سے تعاون کریں۔ اور خود کو ملکی جسم سیاست کا ایک حصہ سمجھیں۔

تعلیم

ملک کا اہم ترین مسئلہ تعلیم ہے۔ کیونکہ ہمارے مستقبل کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو کس طرح کی تعلیم دی جاتی ہے میری حکومت اس کام کو دوسرے کاموں پر ترجیح دے گی۔ پہلی دفعہ پاکستان میں اس کام کے لیے ایک ایسا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ جس کے پاس تعلیم کے علاوہ اور دوسرا کوئی محکمہ نہیں ہے۔ ہم قومی مزاج اور نظریات کے مطابق نظام تعلیم قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ کہ یہ تعلیم نئی پود کو ترقی پسند بنائے ملک کی اقتصادی ضروریات خاص طور پر فنی اور سائنسی میدان میں پوری کرے۔ ملکی وسائل کے مطابق سارے پاکستان کی تعلیمی ضروریات کا بالعموم اور کراچی کی ضروریات کا بالخصوص جائزہ لیا جا رہا ہے۔

آئین

میری حکومت کو جلد از جلد آئین بنانے کی ضرورت کا پورا احساس ہے۔ اس کام میں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔ ہم اس بات پر خاص طور پر غور کر رہے ہیں۔ کہ جہاں تک فوری اور اہم ترین آئینی تبدیلیوں کا تعلق ہے اور جن تبدیلیوں پر لوگوں میں عام طور پر اتفاق ہے ان کی تکمیل

میں کوئی دیر نہ کی جائے۔ حکومت ان تبدیلیوں کو عارضی طور پر موجودہ آئین میں شامل کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اگر یہ ممکن معلوم ہوا کہ ان آئینی اصلاحات کو عارضی طور پر آئین پاکستان میں شامل کر دیا جائے۔ تو جلد از جلد ان آئینی اصلاحات کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا اور اس طرح عبوری دور کے لئے ضروری آئینی اصلاحات نافذ ہو جائیں گی۔ آئین کے معاملہ میں خاص طور پر دو ایک باتیں میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کام حکومت کا نہیں ہے کہ وہ دستور کی تفصیلات کے متعلق کوئی پیشگوئی کرے۔ یا آئین ملک پر نافذ کرے آئین کی شکل و صورت کیا ہوگی۔ اس کا فیصلہ کرنا دستور ساز اسمبلی کا کام ہے۔ لیکن حکومت کا فرض ہے۔ کہ آئین سازی کے کام میں عوام کی رائے کی وضاحت کر کے وہ دستور ساز اسمبلی کا ہاتھ بٹائے۔ یعنی یہ بتلائے کہ عوام در اصل کیا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ آئین جمہوریہ پاکستان کے جذبات و احساسات کا آئینہ دار ہوگا۔ یہ آئین جمہوریہ پاکستان کے مزاج کے مطابق ہوگا اور اس انقلابی دور کے تقاضوں اور ضروریات کو پورا کرے گا۔ جس میں ہم آج رہتے ہیں۔ ہر آئین کو اگر سب کی نہیں تو آبادی کے زیادہ سے زیادہ حصہ کی حمایت حاصل ہونی چاہیئے اس اصول پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اس بات سے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ ہم ان لوگوں کی آواز کو قوم کی آواز نہ سمجھنے لگیں۔ جو شور و شر تو بہت مچائیں لیکن در اصل وہ اقلیت میں ہوں (یعنی قوم کی اکثریت ان کے ساتھ نہ ہو) ہمیں ہر آئینی تجویز کا جائزہ اس کی معقولیت کی بنا پر لینا چاہیئے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس بات کا خاص طور سے خیال رکھیں کہ ملک کا آئین ایسا بنے جو دور حاضرہ کے جمہوری تقاضوں کو پورا کر سکے۔ اور ملک کو ترقی کے وہ مواقع مہیا کر سکے جن سے کہ ملک اقوام عالم میں اپنا مناسب درجہ حاصل کر سکے

نظم و نسق

جمہوری نظام حکومت کی پشت پناہ ایک دیانتدار نظم و نسق ہوا کرتا ہے۔ اگر سرکاری ملازم رشوت خور۔ بد عنوان اور نا فرض شناس ہوں۔ تو جمہوریت زندہ نہیں رہ سکتی۔ میری حکومت سرکاری ملازموں میں رشوت ستانی۔ بد عنوانی اور اقربا پروری کو ختم کر دینے کا تہیہ کر چکی ہے۔ پاکستان جیسے نئے ملک میں ابھی تک تربیت یافتہ آدمیوں کی کمی ہے۔ یہاں ان چھوٹے بڑے سرکاری ملازموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنہوں نے انتہائی دشوار اور حوصلہ شکن حالات میں کامیابی کے ساتھ اب تک پاکستان کا نظم و نسق چلایا ہے۔ اگر یہ لوگ اس طرح کام نہ کرتے۔ تو شاید پاکستان زندہ نہ رہ سکتا۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ جدید حکومت کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ تربیت یافتہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہم کم سے کم خرچ پر بہترین نظم و نسق چاہتے ہیں۔ حکومت اپنے اخراجات میں کمی کی زبردست مہم چلا رہی ہے۔ ایک نظم و نسق

(باقی صفحہ ۸ پر)

شرنارتھیوں کو معاوضہ دینے کا سوال ملتوی کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۳ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان سے آئے ہوئے بے خانماں لوگوں کو معاوضہ دینے کا سوال دونوں وزرائے اعظم کی بات چیت ختم ہونے تک ملتوی کر دیا جائے۔

ترسیل زر و انتظامی امور کے لئے
مینیجر روزنامہ المصلح احمدیہ ہال
میگزین لین
کراچی ۳
کو مخاطب فرمائیں (مینیجر)

درخواست دعا۔ مستری محمد شفیع صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(بقیہ صفحہ ۷)

کی تحقیقاتی کمیٹی اس سلسلہ میں مناسب سفارشات پیش کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ یہ کمیٹی یکم اپریل سے کام کر رہی ہے۔ اور اس کی سفارشوں پر سرکاری اخراجات میں کافی کمی ہو چکی ہے۔ اور آگے چل کر اور بھی کمی کر دی جائیگی۔ تمام فضول اخراجات ختم کر دیئے جائیں گے۔ دفاتر کا کام تیزی کے ساتھ کرنے کی سفارشوں کو بھی جلد عملی صورت دی جائیگی۔ سرکاری دفاتر میں عملہ بھی کم کر دیا جائیگا۔ مگر مستقل سرکاری ملازمین کی تخفیف کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

رشوت ستانی

سرکاری دفاتر میں جو فاضل عملہ ہوگا۔ اسے فنانس اینڈ ڈویلپمنٹ کارپوریشن اور جوائنٹ واٹر بورڈ جیسے نیم سرکاری اداروں میں کھپانے کی کوشش کی جائیگی۔ پنشن کی عمر سے زیادہ عرصہ تک سروس میں لوگوں کو نہیں رکھا جائیگا۔ تحقیقاتی کمیٹی سے کہا گیا ہے کہ وہ ان فاضل غیر مستقل سرکاری ملازمین کے مسئلہ کا اچھی طرح جائزہ لے۔ جن کی سروس ایک سال سے زائد ہے۔ حکومت کمیٹی کی سفارشات پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد عمل کرے گی۔ دوسرا مسئلہ رشوت ستانی کا ہے۔ جس میں ہم اخبارات۔ عوام اور لیڈروں کا تعاون چاہتے ہیں۔ جب رشوت دینے والا نہ ہوگا، تو رشوت لینے والے خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ رشوت ستانی ہمیں سابقہ حکومتوں سے ورثہ میں ملی ہے۔ ہمیں ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں۔ کہ رشوت لینے اور دینے والے دونوں عوام کی نظروں میں اتنے ذلیل ہوں۔ کہ آئندہ انہیں اسکی جرأت بھی نہ ہو۔ رشوت خور افسروں کو بچانے کی کوئی کوشش نہ ہونی چاہیئے۔ حکومت انسداد رشوت ستانی کے قوانین میں دور رس تبدیلیاں کر رہی ہے۔ تاکہ اس لعنت کا کامیابی کے ساتھ قلع قمع کیا جا سکے۔ رشوت دینے والے کو اس وقت زیادہ سزا نہیں ملتی۔ مگر آئندہ اس کی بھی سخت ترین سزا ہوگی۔ جن سرکاری ملازمین کی جائیداد اور اثاثہ ان کی مالی حیثیت سے زیادہ ہوگا۔ ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی۔ ان کی جائیداد تک ضبط کی جا سکے گی۔ سرکاری ملازمین سے ان کی جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ وغیرہ کے متعلق ہر وقت بازپرس کی جا سکے گی۔ انہیں بتانا ہوگا۔ کہ ان کے پاس کتنی دولت اور جائیداد ہے۔ جو سرکاری افسر اپنی آمدنی کے تناسب سے زیادہ ٹھاٹھ کے ساتھ رہتے ہیں۔ انہیں برطرف یا زبردستی ریٹائر کیا جا سکے گا۔ اطلاع دینے والوں کو منتقمانہ کارروائی سے بچانے کا بھی معقول انتظام کیا جائے گا۔ اگر یہ طریقے کامیاب نہ ہوئے۔ تو اور بھی سخت کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔ میری حکومت رشوت ستانی کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ لیکن میں ایک بار پھر اپیل کرتا ہوں۔ کہ عوام اس کام میں حکومت سے پورا تعاون کریں۔ کیونکہ ان کے تعاون کے بغیر حکومت کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

صوبہ پرستی

ایک اور لعنت جس کا ہم سب کو مقابلہ کرنا ہے۔ صوبہ پرستی ہے۔ پاکستان کے کسی یونٹ کو اس کا جائز حق حاصل کرنے سے کوئی محروم نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جب مختلف صوبوں میں اس کی وجہ سے کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔ تو یہ صوبہ پرستی ملک کے لئے ایک خطرہ بن جاتی ہے۔ مرکزی اور صوبائی مفادات کا ایک دوسرے سے قریبی تعلق ہے۔ ہر صوبہ کے استحکام اور خوشی کا دارومدار بحیثیت مجموعی پاکستان کی خوشحالی اور استحکام پر ہے۔ صوبوں کی بقا کا انحصار بھی اس بات پر ہے۔ کہ وہ قومی مرکز کے وفادار رہیں ہر معاملہ میں سب سے پہلے پاکستان کا مفاد پیش نظر رہنا چاہیئے۔ اگر ضرورت پڑی اور صوبہ پرستی نے سر اٹھایا۔ تو میری حکومت اسے بھی کچل کر رکھ دیگی۔

فرقہ پرستی

میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ پاکستان میں مذہبی یا فرقہ وارانہ عصبیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام عدم رواداری کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمارا دستور پاکستان کے تمام شہریوں کو مذہبی آزادی کی پوری ضمانت دیتا ہے۔ حکومت نے تمام متعلقہ حکام کو واضح ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ مذہبی یا فرقہ وارانہ جھگڑوں کو کسی حال میں بھی ایسی صورت اختیار کرنے کی اجازت نہ دی جائے کہ جو امن عامہ کے لئے خطرے کا موجب ثابت ہو۔ اسی طرح اگر اختلاف عقائد کی بنا پر کسی قسم کی جارحانہ سرگرمی کا اظہار ہو۔ تو اس کا سر بھی نہایت سختی کے ساتھ کچل دیا جائے۔ حکومت نے وزراء اور سرکاری ملازمین پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت نہ کریں۔ اگر کوئی سرکاری ملازم ان ہدایات کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا گیا۔ تو اسے برطرف کیا جا سکے گا۔ میں ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کی اہمیت کے متعلق بھی کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہر محب وطن پاکستانی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھے

۲ کہ غیر ملکی ایجنٹ اور شر پسند عناصر ہرگز اس قابل نہ رہیں کہ وہ ملک میں نفاق کا بیج بونے فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے یا افراتفری پھیلانے میں کامیاب ہو سکیں۔ میری حکومت قومی استحکام یا ملکی مفاد کے کسی خطرے کو بھی برداشت نہیں کرے گی خواہ یہ خطرہ کسی بھی حلقے کی طرف سے اور کسی بھی روپ میں کیوں نہ ظاہر ہو۔ ہر ایسی سرگرمی یا جدوجہد جس سے ملک کے بقا و استحکام کے لئے خطرہ پیدا ہونے کا امکان ہو۔ پوری سختی کے ساتھ کچل دی جائے گی۔ ہر قسم کی غیر قانونی حرکات یا تخریبی سرگرمیوں کا قلع قمع ضروری ہے۔ امن و امان بہر حال پوری طرح برقرار رکھا جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس بارے میں مجھے پوری قوم کی تائید و حمایت حاصل ہے۔ ہمیں قومی اتحاد اور ملکی سالمیت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ فکر و عمل کے اتحاد ہی کی برکت تھی کہ پاکستان کا قیام ممکن ہوا۔ اور یہ اسی اتحاد کی بدولت ہی ترقی سے ہمکنار ہو کر خوشحال ہو سکتا ہے ہم سب پاکستانیوں نے ۲

۲ یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ہم متحدہ طور پر آگے ہی آگے قدم بڑھائیں گے اور اقوام عالم میں پاکستان کے عز و وقار کو چار چاند لگائیں گے۔ اور اسے مستحکم سے مستحکم تر بنانے میں کسی بھی مقدور بھر کوشش سے دریغ نہیں کریں گے۔

اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ بحری جہاز کمیونسٹ فوجوں کی امداد کر رہے ہیں

برطانیہ کے شعبۂ اطلاعات کی طرف سے امریکی الزامات کی تردید

واشنگٹن ۲۳ رمئی۔ واشنگٹن کے برطانوی شعبۂ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ اس امر کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ کہ مشرق بعید میں برطانوی جہاز چین کی کمیونسٹ فوجوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے رہے ہیں۔ یاد رہے اس امر کا الزام برطانیہ پر پچھلے دنوں سینیٹر جوزف میکارتھی نے لگایا تھا۔ برطانیہ کے مذکورہ شعبہ اطلاعات نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ شہادت کے اعتبار سے الزامات اس قدر مبہم اور بے جان ہیں کہ نہ ان کا جواب ممکن ہے اور نہ ہی ان کی تردید بیان میں مزید لکھا ہے کہ سینیٹر میکارتھی کی تحقیقاتی سب کمیٹی نے زیر بحث الزام کے حق میں کوئی شہادت پیش نہیں کی ہے۔ نہ ہی کسی برطانوی جہاز کا نام بتایا گیا ہے۔ کہ جس نے کمیونسٹ فوجوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچایا یا اسی طرح اس امر کی بھی کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی ہے کہ ایسے کسی جہاز پر برطانیہ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ یا وہ جہاز برطانیہ کے زیر انتظام کسی خاص امر پر مقرر تھا۔ کوئی تاریخ بھی بیان نہیں کی گئی ہے کہ ایسا واقعہ کن کن تاریخوں میں پیش آیا۔ بیان میں نائب قونصل مسٹر رابرٹ کینیڈی کے پیش کردہ اعداد و شمار کو بھی غلط بتایا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ انہوں نے جہازوں کی تعداد کو جہازوں کے پھیروں کی گنتی سے خلط ملط کر دیا ہے۔ اور پھر وہ جہاز ہانگ کانگ میں رہنے والے چینی باشندوں کے لئے خوراک اور اسی قسم کی دوسری ضروری اشیاء لینے گئے تھے نہ کہ کسی قسم کا جنگی سامان۔

شام کے نئے دستور کا اعلان ۱۵ر جولائی کو ہوگا

دمشق ۲۳ رمئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ ر جولائی کو شام کے نئے آئین کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جس دن بھی نئے آئین کا اعلان ہوگا۔ وہ شام میں آئندہ "قومی دن" شمار ہوگا ایک نیا قانون بھی وضع کیا گیا ہے جس کی رو سے تمام شامی قبائل ایک نئی تنظیم کے تحت آ جائیں گے یہ نیا قانون اس سابقہ قانون کی جگہ نافذ کیا جا رہا ہے۔ جس کی رو سے ان قبائل کا نظم و نسق فرانسیسی انتداب کے تحت سر انجام پاتا تھا۔ نئے قانون سے قریباً ۲۳ قبائل متاثر ہوں گے جنکی آبادی پانچ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

امریکہ میں یوم دعا منانے کا اعلان

واشنگٹن ۲۳ رمئی۔ امریکہ کے صدر جنرل آئزن ہاور نے قیام امن کے سلسلے میں ۳۰ رمئی کو "یوم دعا" منانے کا اعلان کیا ہے اس روز امریکہ بھر میں مستقل امن کے قیام کیلئے دعائیں کی جائیں گی۔ یہ دن گذشتہ جنگ میں کام آنے والے امریکی فوجیوں کی یاد میں منایا جا رہا ہے

وزیر اعظم لنکا نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی

کولمبو ۲۳ رمئی۔ لنکا کے وزیر اعظم مسٹر سینا نائیکے نے پاکستان کے دو روزہ دورہ کیلئے وزیر اعظم پاکستان کی دعوت منظور کر لی ہے۔ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں ملاقات کے وقت آپ کے پاکستان آنے کی تاریخ مقرر کی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱ ۱۴